بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غیبت

از

حسین خان ادیب فاضل

ایوارڈ یافتہ صدر جمہوریہ ہند

کاولی 10-49-64

ضلع نیلور - (آندھرا پردیش)

ناشر

مکتبۂ ذراس - مسلم پورہ کاولی

ضلع نیلور - آندھرا پردیش 524201

نام کتاب .... غیبت
نام مولف .... حسین خاں
بار .... اول
تعداد .... ایک ہزار
کتابت .... م۔رخ۔
طباعت ....

قیمت:

ملنے کے پتے

* ظفر بک ڈپو۔ کچہری مسجد، 10.49.64 کاولی 524201۔
* رحیمیہ بک ڈپو۔ لالہ پیٹ۔ انجمن بلڈنگ۔ گنتور ۳۰۰ ۵۲۲۔
* ضیاء برادرس۔ کرنول ۵۱۸۵۳۳
* اسٹوڈنٹس بک ہاوز چارمینار حیدرآباد۔۲
* ندوہ ایجنسی اردو کاٹیج مکان نمبر 302-7-16۔ اعظم پورہ حیدرآباد ۲۴
* سب ڈپو۔ مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی۔ چھتہ بازار حیدرآباد ۵۰۰۰۰۲
* گوہر بک ڈپو ۳۲۲ تھاؤز ملت ہائی روڈ مدراس ۶۰۰۰۰۵
* نذیر بک ڈپو ۳۲۲
* جاوید کرانہ اینڈ جنرل اسٹور۔ بس اسٹانڈ روڈ کھمم ۵۰۷۰۰۱
* دفتر مجلس علمیہ آندھرا پردیش محبوب بازار، چادر گھاٹ حیدرآباد ۲۴

آئینۂ ترتیب غیبت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

چند باتیں اولین گفتار

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد! رسالۂ غیبت' جو آپ کے زیر مطالعہ ہے اصلاح معاشرہ کی غرض سے ترتیب دیا گیا ہے۔ غیبت جیسی بدترین برائی میں پورے کا پورا معاشرہ ملوث ہے۔ درحقیقت یہ ایک روحانی مرض ہے۔ جس سے شاید ہی کوئی محفوظ ہو۔

یہ مرض عوام میں سریع الاثر ہوتا جارہا ہے اور انہیں اس بات کا احساس تک نہیں ہوتا کہ ہم اس فعل قبیح میں مرتکب ہیں۔ کوئی محفل اور مجلس ایسی نہیں ہے کہ جہاں غیبت کا بازار گرم نہ ہو، حتیٰ کہ عبادت گاہ و رہائش گاہ کی بھی تمیز نہیں ہوتی۔ ایسے پرآشوب دور میں اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی کہ غیبت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال کر حتی الامکان اس مرض متعدی سے مسلمانوں کو نجات دلائی جائے اور اس کے خسارے سے آگاہ کیا جائے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ غیبت سے اپنی پناہ میں رکھے آمین اور اس سے توبہ کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین ثم آمین

کاولی

حسین خان عفی عنہ

مورخہ ۸ر۹ر۹۱ء

خالد سیف اللہ رحمانی: صدر مدرس دار العلوم سبیل السلام بارکس حیدرآباد، نائب قاضی شریعت آندھرا پردیش، رکن تاسیسی آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ۔ سرپرست مدرسہ عائشہ نسوان۔ حیدرآباد

پیش لفظ

غیبت:۔ اسلام کی نگاہ میں بدترین گناہوں میں ہے۔ یہ معاشرہ میں فساد و بگاڑ کی جڑ ہے، اس سے خاندانوں کا ٹوٹنا، گھروں کا بکھرنا، سماج میں باہم نفرت و عداوت کا پلنا اور امت مسلمہ کے شیرازہ کے منتشر ہونا دن، رات اور صبح و شام ہر شخص اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے، قرآن و حدیث میں اس کو نہایت مذموم، ناپسندیدہ اور غیر انسانی فعل قرار دیا گیا ہے یہاں تک کہ آپ نے اسے مُردار خوری جیسی گھناؤنی حرکت قرار دیا جس کو ایک مسلمان تو کیا؟ شریف انسان بھی گوارا نہیں کر سکتا۔

افسوس کہ جہالت خدا ناترسی اور بے دینی کی وجہ سے اس وقت ہمارے سماج میں "غیبت" عام ہے۔ پہلے یہ عورتوں کی خاص بیماری سمجھی جاتی تھی۔ مگر اب مردوں نے طے کر لیا ہے کہ وہ بھی اس میں کسی طور پر پیچھے نہیں رہیں گے۔ کوئی مجلس، اور کوئی ملاقات کیا بے دین اور کیا دیندار اس مردار خوری سے خالی نہیں جاتی ہے۔ میرے دینی بھائی اور لائق دوست جناب حسین خان صاحب ادیب فاضل (جن کو صدر جمہوریہ ایوارڈ بھی مل چکا ہے) اور جو دینی اخلاقی اور لسانی موضوعات پر مختلف مفید رسائل، کتب، کے مولف ہیں اور سہل و آسان زبان لکھتے ہیں نے اس موضوع پر قدم اٹھایا ہے۔ اور ایک نہایت جامع اور مفید رسالہ مرتب کر دیا ہے۔ جس میں موضوع سے متعلق آیات، احادیث، عبرت آمیز واقعات اور ضروری فقہی احکام بھی موجود ہیں۔ زبان سہل و شستہ ہے۔ امید ہے کہ یہ رسالہ عوام و خواص کے لئے نافع ثابت ہوگا۔

دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوشش کو نتیجہ خیز بنائے اور خود ان کیلئے ذخیرۂ آخرت کرے ۔۔ واللہ المستعان

خالد سیف اللہ رحمانی

۱۹ر جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ

(خادم دار العلوم سبیل السلام، حیدرآباد)

موجودہ دور میں چاروں طرف تاریکی وگمراہی کے گھنے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ مسلمان اس دور میں ایک خطرناک ماحول سے گزر رہا ہے۔ اور یہ جس معاشرے سے گذر رہا ہے وہ اس قدر خطرناک ہے کہ اگر اس کا جائزہ لیا جائے تو آپ اس نتیجے پر پہنچ جائیں گے کہ ان میں لڑائی جھگڑے، فتنہ وفساد، تنگ نظری، فرقہ بندی، اختلاف رائے وغیرہ اقسام کی مرض متعدی میں پھیلی ہوئی ہے اور امت مسلمہ پارہ پارہ ہو چکی ہے۔

مسلمان اپنے معبود حقیقی کو بھول بیٹھا ہے۔ اور فرمان رسالت ﷺ کو پس پشت ڈالدیا ہے۔ اور گناہ کبیرہ کو معمولی سمجھنے لگا ہے۔ مثلاً غیبت ایک بدترین گناہ اور لعنت ہے، باوجودیکہ اس قدر برا ہوتے کے جس کو دیکھئے کہ ایک دوسرے کی غیبت میں ملوث ہے۔ خواہ وہ عوام ہوں یا خواص، علماء ہوں یا جہلا، اس بدترین صفت کو ایک عام شیوہ بنالیا ہے۔ خود تو اس بری بلا میں شریک، ساتھ ہی دوسرے بھائیوں کو بھی اس گناہ عظیم میں شریک کر لیتے ہیں۔ اور یہ احساس تک نہیں ہوتا کہ اس گناہ کا ذمہ دار ہے کون؟

حدیث نبوی ہے مَنْ سَنَّ سُنَّۃً سَیِّئَۃً فَلَہٗ اِثْمُھَا وَاِثْمُ مَنْ عَمِلَ بِھَا۔

(یعنی جس نے کوئی برا طریقہ ایجاد کیا تو اس کا گناہ اس کے موجد پر، اپنا بھی اور جس نے اس پر عمل کیا اس کا بھی بغیر کمی وبیشی کے)

اس حدیث کے مطابق اپنے بھائی کے گناہ کا بوجھ بھی اس کے سر ہوتا ہے بغیر اس کے کہ اس کے گناہ میں کچھ کمی ہو۔

غیبت کسے کہتے ہیں؟

کسی شخص کی برائی اس کے غیر حاضری میں بیان کرنا یا ایسا ذکر کرنا کہ وہ اگر سنتے تو برا جانتے یا کسی کی زندگی کے ناگوار پہلوؤں کو ظاہر کرنا جس کو سن کر اسے تکلیف پہنچے، خواہ وہ اخلاقی عیب ہو یا جسمانی، خواہ اس کے قول و فعل کو نشانہ بنایا جائے حتیٰ کہ اس کے دین و دنیا کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کئے جائیں جو اس کو ناگوار ہوں غیبت میں شمار کیا جاتا ہے۔

ایک مرتبہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صحابہؓ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو "غیبت" کیا چیز ہے؟ صحابہ اکرامؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ تو سرکار دو عالمؐ نے فرمایا: ذکرک اخاک بما یکرہ۔
(تمہارا اپنے بھائی کی ان باتوں کا بیان کرنا جس کو وہ ناپسند کرتا ہے) "یہی غیبت ہے" صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر وہ باتیں اس میں موجود ہوں تو کیا ان کا بیان کرنا بھی غیبت ہوگا؟ فرمایا: اگر وہ باتیں اس کے اندر ہوں گی جبھی تو تم غیبت کرنے والے ہو گے، کیوں کہ اگر وہ باتیں اس کے اندر نہ ہوں جب تو تم اس پر بہتان لگانے والے ہو جاؤ گے۔

(مشکوٰۃ شریف۔ باب حفظ اللسان ص ۴۱۲۔ مسلم بروایت ابوہریرہؓ)

ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیے:

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہا۔ "حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے لئے وہ ایسی ہیں، ایسی ہیں۔ (یعنی پستہ قد ہیں) حضورؐ نے ارشاد فرمایا تم نے ایسا کلمہ کہا کہ اگر سمندر میں ملایا جائے تو اس پہ غالب آجائے گا۔ (یعنی کسی کو پستہ قد، یا ٹھگنا کہنا بھی غیبت میں داخل ہو گیا جب کہ بلا ضرورت ہو)

اس سے یہ بات بخوبی واضح ہوتی ہے کہ کسی کی ناپسندیدہ باتوں کا اظہار کرنا اگرچہ کہ وہ چھوٹی سی چھوٹی اور اس کی ذات کے لئے وہ صفت ہی کیوں نہ ہو غیبت میں داخل ہے، جب کہ بلا ضرورت ہو۔ جب آپ اس کی حقیقت سے واقف ہو گئے تو ذرا اس کی بابت شدید وعید قرآنی کلمات میں ملاحظہ فرمائیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ط اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ الرَّحِيْمٌ ٥ (پ۲۶۔ الحجرات۔ ۱۲۔)

ترجمہ: اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ دیکھو تم خود اس سے گھن کھاتے ہو، اللہ سے ڈرو، اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے۔

تفسیر جلالین میں اسی آیت کے تحت ہے:

اى فاغتيابه فى حياته كاكل لحمه بعد مماته وقد عرض عليكم الثانى فكرهتموه فاكرهوا الاول۔

ترجمہ: پس کسی حیات میں غیبت کرنے کی مثال ایسی ہے جیسے اس کی

موت کے بعد اس کا گوشت کھانا اور تمہارے سامنے دوسری چیز (مردار کا گوشت) تعریضاً پیش کی گئی تو تم نے اسے ناپسند کیا تو پھر تم اول (غیبت) کو بھی ناپسند جانو۔ (تفسیر جلالین ص۴۲۸)

اس تفسیر میں غیبت کرنے کو مُردار کے گوشت کھانے کے مماثل بیان کیا ہے۔ یہ عقلاء کی شان سے بعید تر ہے کہ مردار کے گوشت کو اچھا اور بھلا جانیں۔ بلکہ وہ ہر حال میں اُس کو بُرا ہی تصور کریں گے۔ تو جیسے اُسے وہ خراب شمار کرتے ہیں ان پر لازم و ضروری ہے کہ غیبت کو بھی بُرا خیال کرتے ہوئے اپنے دامن کو اس سے محفوظ رکھیں۔

ایک اور مقام پہ ارشاد ربّانی ہے:

وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِ ۵ (پارہ ۳۰ رکوع ۲۹ آیت ۱)

ترجمہ: خرابی ہے اس شخص کے لئے جو لوگوں کے منہ پر عیب بیان کرے اور پیٹھ پیچھے بدی کرے۔"

آیت مذکورہ کے تحت تفسیر جلالین میں ہے:

وَیْلٌ کَلِمَۃُ عَذَابٍ اَوْ وَادٍ فِیْ جَھَنَّمَ لِکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُمَزَۃٍ ای کثیر الھمز واللمز ای الغیبۃ نزلت فیمن کان یغتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والمؤمنین کامیہ بن خلف والولید بن مغیرہ وغیرھما۔ (جلالین ص۵۰۶)

ترجمہ: ویل یہ ایک عذاب کا کلمہ ہے یا جہنم میں ایک وادی کا نام ہے کثیر ھمز ولمز سے مراد غیبت ہے۔ یہ آیت کریمہ ان اشخاص کی شان

میں نازل ہوئی جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی عیب جوئی غیبت کرتے تھے۔ جیسے امیہ بن خلف اور ولید بن مغیرہ اور دوسرے ان کے علاوہ اسی آیت کے تحت تفسیر مدارک التنزیل میں ہے۔

"ویلٌ لِکُلِّ ھمزۃ ای الذی یغتاب الناس من خلفھم لُمَزۃٍ ای من یغیبھم مواجھۃ وبناء فعلۃ یدلّ علیٰ ان ذالک عادۃ منہ قیل نزلت فی الاخنس بن شریق وکانت عادتہ الغیبۃ والوقعۃ وقیل فی امیۃ بن خلف وقیل فی الولید ویجوزان یکون السبب خاصا والوعید عامًّا لتتناول کل من باشر ذالک القبیح۔ (تفسیر مدارک الجزء الثالث صـ۳۷۵)"

ترجمہ: (ہلاکت ہے تمام غیبت خوروں کیلئے) یعنی جو لوگوں کی پیٹھ پیچھے غیبت کرتے ہیں (تمام عیب جوؤں کے لئے) یعنی جو لوگوں کے منہ پر ان کے عیب بیان کرتے ہیں۔ اور فعلۃ کے وزن کی دلالت صفت جبلی (عادی) پر ہوتی ہے۔ کہا گیا کہ یہ آیت اخنس بن شریق کے متعلق نازل ہوئی اور اس کی خصلت غیبت اور جنگجوئی کی تھی۔ اور ایک قول یہ کہ امیہ بن خلف کی شان میں نازل ہوئی اور یہ بھی کہا گیا کہ ولید بن مغیرہ کے حق میں وارد ہوئی۔ اور جائز ہے کہ سبب خاص اور وعید عام ہو۔ تاکہ آیت ہر اس شخص کو شامل ہو جائے جو اس کا ارتکاب کرے۔

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی تفہیم القرآن میں لکھتے ہیں:۔

" اصل الفاظ ہیں ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃٍ۔ عربی زبان میں ھمز اور لمز

معنی کے اعتبار سے باہم اتنے قریب ہیں کہ کبھی دونوں ہم معنی استعمال ہوتے ہیں، اور کبھی دونوں میں فرق ہوتا ہے، مگر ایسا فرق کہ خود اہلِ زبان میں سے کچھ لوگ ھُمَز کا جو مفہوم بیان کرتے ہیں، کچھ دوسرے لوگ وہی مفہوم لُمَز کا بیان کرتے ہیں اور اس کے برعکس کچھ لوگ لُمَز کے جو معنی بیان کرتے ہیں وہ دوسروں کے نزدیک ھُمَز کے معنی ہیں۔

یہاں چونکہ دونوں لفظ ایک ساتھ آئے ہیں اور ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃٍ کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ اس لیے دونوں مل کر یہ معنی دیتے ہیں کہ اس شخص کی عادت ہی یہ بن گئی ہے کہ وہ دوسروں کی تحقیر و تذلیل کرتا ہے، کسی کو دیکھ کر انگلیاں اٹھاتا، اور آنکھوں سے اشارے کرتا ہے، کسی کی نسب پر طعن کرتا ہے۔ کسی کی ذات میں کیڑے نکالتا ہے، کسی پر منہ در منہ چوٹیں کرتا ہے۔ کسی کے پیٹھ پیچھے اس کی برائیاں کرتا ہے۔ کہیں چغلیاں کھا کر اور لگائی بجھائی کر کے دوستوں کو لڑواتا اور کہیں بھائیوں میں پھوٹ ڈلواتا ہے، لوگوں کے برے برے نام رکھتا ہے۔ ان پر چوٹیں کرتا ہے اور ان کو عیب لگاتا ہے۔ (تفہیم القرآن پارہ ۳۰، صہ ۲۱۴)

ابن کثیر بیان فرماتے ہیں: وَیۡلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃٍ۔

ترجمہ: بڑی خرابی ہے ایسے شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا، غیبت کرنے والا ہو۔ آیت مذکورہ کے تحت تفسیر میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لوگوں کی عیب گیری کرنے والا اپنے کاموں سے دوسروں کی حقارت کرنے والا شخص ہے۔"

حضرت ابن عباس رضؓ کا قول ہے۔ اس سے مراد طعن دینے والا،

غیبت کرنے والا ہے۔ ربیع بن انس رضؓ کہتے ہیں سامنے بُرا کہنا تو ھمز ہے اور پیٹھ پیچھے عیب بیان کرنا لمزہ ہے۔

قتادہ رضؓ کہتے ہیں: زبان سے اور آنکھ سے بندگان خدا کو ستانا اور چڑانا مراد ہے۔ کبھی تو ان کا گوشت کھائے یعنی غیبت کرے اور کبھی ان پر طعنہ زنی کرے۔

مجاہد رحؒ فرماتے ہیں: ھمزہ ہاتھ اور آنکھ سے ہوتا ہے اور لمز زبان سے
تفسیر معارف القرآن "سورۃ الھمزۃ" میں مولانا مفتی شفیع صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ: وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ۔

ترجمہ: خرابی ہے ہر طعنہ دینے والے عیب چُننے والے کی۔

آیت مذکورہ کے تحت خلاصۂ تفسیر یہ ہے کہ:

بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کے لئے جو پس پشت عیب نکالنے والا ہو۔ (اور) رُو در رُو طعنہ دینے والا ہو۔

معارف و مسائل کے تحت تحریر کیا ہے: کہ اس صورت میں تین سخت گناہوں پر عذاب شدید کی وعید اور پھر اُس عذاب کی شدّت کا بیان ہے، تین گناہ یہ ہیں:۔

ھمز، لمز، جمع مال۔ ہمزہ اور لمز، چند معانی کے لئے استعمال ہوتے ہیں، اکثر مفسرین نے جس کو اختیار کیا ہے، وہ یہ ہے کہ ہمز کے معنی غیبت یعنی کسی کے پیٹھ پیچھے اس کے عیوب کا تذکرہ کرنا ہے۔ اور لمز کے معنی آمنا سامنا کسی کو طعنہ دینے اور بُرا کہنے کے ہیں۔ یہ دونوں ہی چیزیں سخت گناہ ہیں۔ غیبت کی وعیدیں قرآن و حدیث میں زیادہ ہیں

جس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اس گناہ کے اشغال میں کوئی رکاوٹ سامنے نہیں ہوتی جو اس میں مشغول ہو تو بڑھتا چڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ اس لئے گناہ بڑے سے بڑا اور زیادہ سے زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ بخلاف آمنا سامنا کہنے کے کہ وہاں دوسرا بھی مدافعت کے لئے تیار ہوتا ہے، اس لئے گناہ میں امتداد نہیں ہوتا، اس کے علاوہ کسی کے پیچھے اس کے عیوب کا تذکرہ اس لئے بھی بڑا ظلم ہے کہ اُس کی خبر بھی نہیں کہ مجھ پر کیا الزام لگایا جارہا ہے کہ اپنی صفائی پیش کر سکے۔

اور ایک حیثیت سے لمز زیادہ شدید ہے، کہ کسی کے روبرو اس کو بُرا کہنا اُس کی توہین و تذلیل بھی ہے۔ اور اس کی ایذا بھی اشد ہے، اسی اعتبار سے اس کا عذاب بھی اشد ہے۔

حدیث میں آیا ہے کہ:

شِرَارُ عِبَادِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْمَشَّاؤُوْنَ بِالنَّمِیْمَۃِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَیْنَ الْاَحِبَّۃِ اَلْبَاغُوْنَ لِلْبُرَاءِ الْعَنَتَ۔

یعنی اللہ کے بندوں میں بدترین وہ لوگ ہیں جو چغلخوری کرتے ہیں اور دوستوں کے درمیان فساد ڈلواتے ہیں۔ اور بے گناہ لوگوں کے عیب تلاش کرتے رہتے ہیں۔ (معارف القرآن ۔ جلد ۸ ص ۸۱۴ تا ۸۱۶)

مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری الرحیق المختوم ص ۱۳۵ میں لکھتے ہیں:

امیہ بن خلف کا وطیرہ تھا کہ وہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تو لعن وطعن کرتا۔ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

"وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃٍ" ہر لعن وطعن اور برائیاں

کرنے والے کے لئے تباہی ہے۔"

ابن ہشام کہتے ہیں ہُمَزَہ وہ شخص ہے جو علانیہ گالی بکے اور آنکھیں ٹیڑھی کرکے اشارے کرے اور لُمَزَہ وہ شخص ہے جو پیٹھ پیچھے لوگوں کی برائیاں کرے اور انہیں اذیت دے۔

(بحوالہ ابن ہشام ۱/۳۵۶، ۳۵۷)

اللہ کے بندو! غور کا مقام ہے کہ غیبت خوروں کے لئے کس قدر شدید عذاب ہے۔ اور کیا ہی برا ٹھکانا! عزیزو اس دن کے عذاب سے بچو اور اس وادی کے ایندھن ہونے سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ جس روز نہ کسی کا کوئی یار و مددگار ہوگا، نہ باپ بیٹے کا، نہ میاں بیوی کا، نہ بھائی بہن کا اور نہ بھائی بھائی کا۔ الغرض کوئی رشتہ اس جگہ نجات دہندہ نہ ہوگا

ارشاداتِ نبویؐ

روز روشن کی طرح جب آپ کو قرآن کی روشنی میں غیبت کی وجہ سے ملنے والی سزا اور اس کا دردناک عذاب معلوم ہوگیا تو اب ذرا احادیث کی روشنی میں اس کی ہلاکت خیزی کو بھی جان لیں کہ واقعی کس قدر مہلک ہے۔

فرمایا سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کسی مسلمان بھائی کی برائی چاہتے ہوئے غیبت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے یوم آخرت جہنم کے پل پر اس کو اس وقت تک کھڑا رکھے گا جو کچھ اس نے کہا تھا نکل جائے۔ (مکاشفۃ القلوب مترجم صفحہ ۱۵۸)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے " لاتحاسدوا ولاتبا

غضوا ولا یغتب بعضکم بعضاً وکونوا عباد اللہ اخواناً۔
(بخاری ۔ عن ابو ہریرہ رض و انس رض)

ترجمہ: نہ آپس میں حسد کرو نہ باہم بغض رکھو اور نہ تم میں سے بعض بعض کی غیبت کریں، اے اللہ کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ۔

حدیث نبوی ص ہے: عن ابن عباس رض، الغیبۃ ادام کلاب الناس

ترجمہ: حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے۔ غیبت کتے لوگوں کا سالن ہے

ذرا غور فرمائیں کہ غیبت سے بدتر خصلت اور کیا ہو سکتی ہے کہ یہ انسان کے اندر کتے کی سی خصلت ڈال دیتی ہے۔ اور اس حدیث میں غیبت کو کتا صفت لوگوں کا سالن بتایا گیا ہے۔

حضرت براء بن عازب رض روایت کرتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت ص نے اتنی بلند آواز میں خطبہ ارشاد فرمایا کہ گھروں میں موجود عورتوں نے بھی سنا آپ نے فرمایا: اے لوگوں کے گروہ (جس نے زبان سے ایمان لایا اور دل سے یقین کیا) مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور نہ ان کے عیوب کے درپے ہو۔ جو شخص اپنے بھائی کی عیب جوئی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عیب کے درپے ہوتا ہے۔ اسے اس کے گھر کے اندر رسوا کرتا ہے۔

حضرت ابوسعید و جابر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "ایاکم والغیبۃ فان الغیبۃ اشد من الزنا۔" (غیبت سے بچو، اس لئے کہ غیبت زنا سے زیادہ سخت (گناہ) ہے) صحابہ رض نے عرض کیا یا رسول اللہ ص غیبت زنا سے زیادہ سخت کیسے ہے تو محسن انسانیت ص نے فرمایا: جب کوئی زنا کرتا ہے۔ پھر توبہ کر لیتا

کرنے والے کے لئے تباہی ہے۔"

ابن ہشام کہتے ہیں ہُمَزَہ وہ شخص ہے جو علانیہ گالی بکے اور آنکھیں ٹیڑھی کرکے اشارے کرے اور لُمَزَہ وہ شخص ہے جو پیٹھ پیچھے لوگوں کی بُرائیاں کرے اور انہیں اذیّت دے۔

(بحوالہ ابن ہشام ۱/۳۵۶، ۳۵۷)

اللہ کے بندو! غور کا مقام ہے کہ غیبت خوروں کے لئے کس قدر شدید عذاب ہے۔ اور کیا ہی بُرا ٹھکانا! عزیزو اس دن کے عذاب سے بچو اور اس وادی کے ایندھن ہونے سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ جس روز نہ کسی کا کوئی یار و مددگار ہوگا، نہ باپ بیٹے کا، نہ میاں بیوی کا، نہ بھائی بہن کا اور نہ بھائی بھائی کا۔ الغرض کوئی رشتہ اس جگہ نجات دہندہ نہ ہوگا

ارشادات نبوی ؐ

روز روشن کی طرح جب آپ کو قرآن کی روشنی میں غیبت کی وجہ سے ملنے والی سزا اور اس کا دردناک عذاب معلوم ہوگیا تو اب ذرا احادیث کی روشنی میں اس کی ہلاکت خیزی کو بھی جان لیں کہ واقعی کس قدر مہلک ہے۔

فرمایا سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کسی مسلمان بھائی کی بُرائی چاہتے ہوئے غیبت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے یوم آخرت جہنم کے پل پر اس کو اس وقت تک کھڑا رکھے گا جو کچھ اس نے کہا تھا نکل جائے۔ (مکاشفۃ القلوب مترجم صـ۱۵۸)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے " لاتحاسدوا ولاتنا

غضواو لایغتب بعضکم بعضاً وکونوا عباد اللّٰہ اخواناً.
(بخاری ۔ عن ابوھریرہؓ والنسؓ)

ترجمہ : نہ آپس میں حسد کرو نہ باہم بغض رکھو اور نہ تم میں سے بعض بعض کی غیبت کریں، اے اللّٰہ کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ۔

حدیث نبوی ؐ ہے : عن ابن عباسؓ "الغیبۃ ادام کلاب الناس"
ترجمہ : حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے ۔ غیبت کتّے لوگوں کا سالن ہے
ذرا غور فرمائیں کہ غیبت سے بدتر خصلت اور کیا ہو سکتی ہے کہ یہ انسان کے اندر کتّے کی سی خصلت ڈال دیتی ہے ۔ اور اس حدیث میں غیبت کو کتا صفت لوگوں کا سالن بنایا گیا ہے ۔

حضرت براء بن عازبؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت ؐ نے اتنی بلند آواز میں خطبہ ارشاد فرمایا کہ گھروں میں موجود عورتوں نے بھی سُنا آپ نے فرمایا : اے لوگوں کے گروہ (جس نے زبان سے ایمان لایا اور دل سے یقین کیا) مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور نہ ان کے عیوب کے درپے ہو۔ جو شخص اپنے بھائی کی عیب جوئی کرتا ہے تو اللّٰہ تعالیٰ اس کے عیوب کے درپے ہوتا ہے ۔ اسے اس کے گھر کے اندر رسوا کرتا ہے ۔

حضرت ابوسعید و جابر رضی اللّٰہ عنہما سے مروی ہے : ارشاد فرمایا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے "ایاکم والغیبۃ فان الغیبۃ اشد من الزنا" (غیبت سے بچو، اس لئے کہ غیبت زنا سے زیادہ سخت (گناہ) ہے) صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللّٰہ ؐ غیبت زنا سے زیادہ سخت کیسے ہے؟ تو محسن انسانیت ؐ نے فرمایا : جب کوئی زنا کرتا ہے ۔ پھر توبہ کر لیتا ہے تو

اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما کر اسے بخش دیتا ہے۔ لیکن غیبت خور کی مغفرت اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک کہ اس کا ساتھی (جس کی اس نے غیبت کی) اس کو معاف نہ کردے۔" (مشکوٰۃ شریف ص۴۱۵)

اس سے غیبت کی قباحت روشن ہوگئی۔ یہ کتنی بڑی محرومی کا باعث ہے کہ ایک زانی کی توبہ لائق قبول ہے۔ لیکن غیبت خور کی توبہ اس وقت تک قابل قبول نہیں جب تک کہ وہ اپنے ساتھی سے معاف نہ کرالے۔ کہ جب تک بندہ اپنے رحم وکرم سے معاف نہ کردے اس وقت تک اللہ تعالیٰ اس کی بخشش نہیں کرتا۔ کیوں کہ یہ اس کے عدل کے خلاف ہے۔

غیبت کی وجہ سے نماز اور روزے کا اعادہ

ابن عباس رضؓ سے مروی ہے، دو اشخاص ظہر یا عصر کی نماز پڑھی۔ اور وہ دونوں روزہ سے تھے۔ جب نماز پڑھ چکے تو آقا نے ارشاد فرمایا۔

"تم دونوں وضو کرو اور نماز کا اعادہ کرو اور روزہ پورا کرو۔ اور دوسرے دن اس روزہ کی قضا کرنا۔" انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حکم کس لئے؟ ارشاد فرمایا تم نے فلاں شخص کی غیبت کی۔

(اسلامی اخلاق وآداب ص۱۷۹)

اس حدیث سے یہ بات بخوبی واضح ہوتی ہے کہ غیبت ایک ایسی قبیح شئی ہے کہ جس سے نماز واجب الاعادہ ہو جاتی ہے۔ جب اعادہ صلوٰۃ کے لئے ترک واجب اور سجدۂ سہو کا بھول جانا بھی شرط ہے۔ لیکن غیبت ایک خارجی چیز ہے اس سے نماز دوہرانے کا کیا سوال؟ اور ایسے

ہی قضا روزے کا حکم ہوا جب کہ غیبت سے روزے کا بظاہر کوئی تعلق نہیں، باوجود اس کے قضا روزہ اور اعادۂ نماز کا حکم ہوا جس سے غیبت کی قباحت کا پتہ چلتا ہے۔ (ماہنامۂ اعلیٰ حضرت)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا تدخل الملائکۃ بیتاً فیہ کلب (بخاری و مسلم)

ترجمہ: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتا ہو۔

دل انسان کا گھر ہے اس میں فرشتوں کی آمد و رفت رہتی ہے۔ غضب، شہوت، کینہ، حسد، کبر و غرور وغیرہ، عادات بھونکنے والے کتے کے ہیں جب دل میں یہ کتے ہوں گے تو فرشتوں کا گذر کیسا ہوگا؟ دل میں علم کا نور صرف فرشتوں کے ذریعہ پہنچتا ہے۔

حضرت سلیم بن جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ نبی کریمؐ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایک ایسی بہترین بات بتلایئے جس سے میں مستفید ہوسکوں۔ آپؐ نے فرمایا:۔

"لَا تحقرنَّ مِنَ المعروف شیئاً وَلَوْ اَنْ تَصُبَّ مِنْ دلوك فِی اِنَاءِ المستقی وَاَنْ تلقی اخاكَ بِبِشْرٍ حَسَنٍ وَاِنْ اَدْبَرَ فلا تغتابَنَّہٗ" (مسند احمد)

"کسی اچھی بات کو حقیر مت سمجھنا گو اتنی ہی کیوں نہ ہو کہ اپنے ڈول سے پیاسے کے برتن میں پانی ڈال دو، اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملو اور جب وہ غائب ہو تو اس کی غیبت مت کرو۔

عزت و آبرو کا احترام

اسلام میں عزت و آبرو کا بھی اتنا ہی احترام ہے، جتنا کہ جان و مال کا۔

اس لئے کسی کی بے عزتی کرنے، مذمت کرنے، کسی کو گالی دینے، کسی کو طعنے دینے، کسی کو حقیر کرنے، کسی کے عیوب بیان کرنے اور کسی کی غیبت بیان کرنے اور زنا کرنے پر قرآن و حدیث میں سخت وعیدیں آئی ہیں۔ بلکہ تہمت و الزام تراشی اور زنا پر اسلام میں دنیوی سزائیں بھی مقرر ہیں۔ اسلام میں انسان کی عزت و احترام کی اہمیت کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ:

ایک بار سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم چند آدمیوں کے ساتھ جا رہے تھے۔ پیچھے دو آدمی آپس میں باتیں کرتے کرتے، سزا میں ہلاک شدہ آدمی کو "کتا" کہدیا۔ آپ ؐ تھوڑی دور گئے تو دیکھا کہ گدھا مرا پڑا ہے اور اتنا پھول گیا ہے کہ ٹانگیں تن گئی ہیں، آپ رک گئے اور ان دونوں سے کہا کہ اس گدھے کا گوشت کھاؤ۔ وہ دونوں ہکا بکا رہ گئے، کہ آخر ہم سے کیا جرم ہوگیا ہے۔ اس کے بعد آپ ؐ نے فرمایا کہ ابھی تم دونوں ایک آدمی کو جو کتا کہدیا" وہ اس سڑے ہوئے گدھے کی لاش کھانے سے بھی زیادہ بُرا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کی عزت و آبرو پر بٹہ لگانا اسلام میں کتنا سنگین جرم ہے۔ (توحید کی حقیقت صفحہ ۵۱)

حضرت ابودرداؓ فرماتے ہیں: فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے بھائی کے پس پشت اس کی آبرو کی حفاظت کریگا۔ (غیب کا دھبہ اس سے دور کرے گا)

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے دور کرے گا
(بروایت ترمذی)

حدیث میں آیا ہے کہ :-

کل المسلم علی المسلم حرامٌ دمہٗ ومالہٗ وعرضہٗ۔

کل مسلمان، اس کا خون، اس کا مال، اس کی آبرو (دوسرے) مسلمان پر حرام ہے۔ (مسلم) "غیبت میں جو دوسرے انسانوں کو تکلیف پہنچتی ہے وہ حرام ہے۔"

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان بھائی محفوظ رہیں (مشکوٰۃ) حضرت انس رض روایت کرتے ہیں کہ :-

ایک روز سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا، سود کا وہ درہم جسے آدمی حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک گناہ ہونے میں چھتیس ۳۶ زنا سے بڑھکر ہے۔ اور سود سے بڑھکر مسلمانوں کی آبرو ریزی ہے۔ (احیاء العلوم)

غیبت میں دوسرے کی آبرو پر کیچڑ اچھالا جاتا ہے۔ کسی کی آبرو پر کیچڑ اچھالنا معمولی بات نہیں ہے۔ اس میں تو بعض مرتبہ حد قذف ہے لہٰذا غیبت سود سے بھی بڑھ کر گناہ ہے۔

فرمایا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج کی رات میرا گذر ایسے لوگوں پر ہوا جو اپنے چہروں کو ناخنوں سے نوچ کھسوٹ رہے تھے۔ میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبت کرتے تھے اور ان کی آبرو سے کھیلتے تھے۔ (بروایت حضرت انس رض)

چند واقعات

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے اور ارشاد فرمایا کہ :

جب تک میں اجازت نہ دوں کوئی شخص افطار نہ کرے۔ چنانچہ لوگوں نے روزہ رکھا۔ شام ہوئی لوگ ایک ایک کرکے آتے اور افطار کی اجازت لے کر واپس ہو جاتے۔ ایک شخص نے آکر عرض کیا یا رسول اللہؐ میری دو لڑکیوں نے بھی دن بھر روزہ رکھا تھا۔ وہ آپ کے پاس آتے میں شرماتی ہیں۔ اگر اجازت ہو تو افطار کرلیں۔ آپ نے اس سے احتراز کیا تو وہ شخص واپس چلا گیا۔ کچھ دیر بعد دوبارہ آیا اور عرض کیا بخدا ! وہ دونوں (بھوک کی وجہ سے) مرنے کے قریب ہیں۔

آپؐ نے حکم دیا کہ انہیں میرے پاس لے آؤ۔ وہ دونوں حاضر ہوئیں۔ آپ نے ایک پیالہ منگوایا اور ایک لڑکی سے کہا اس میں قئے کردو۔ اس نے قئے کی، پیالہ خون اور پیپ سے بھر گیا۔ اس کے بعد دوسری سے قئے کرائی، اس نے بھی خون اور پیپ قئے کردی۔

آپؐ نے فرمایا کہ :-

ان دونوں نے اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں سے روزہ رکھا اور حرام کی ہوئی چیزوں سے افطار کیا۔ ایک دوسرے کے پاس بیٹھ گئیں اور دونوں لوگوں کے گوشت کھانے لگیں۔ یعنی غیبت کرتے لگیں۔

(کتاب الصوم، مذاق العارفین - ترجمہ احیاء العلوم للغزالیؒ)

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ :

ایک سفر میں ہم آنحضرت ؐ کے ساتھ تھے۔ ہمارا گذر دو ایسی قبروں پر ہوا جن کے مُردوں کو عذاب ہو رہا تھا۔ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا:

"انھما یعذبان وما یعذبان فی کبیر"

ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور ان دونوں کو کسی ایسے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا ہے۔ جس سے بچنا دشوار ہو۔ ان میں سے ایک غیبت اور چغلخوری کیا کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا

باپ اور بیٹا ایک رات نماز پڑھ رہے تھے۔ قریب ہی چند لوگ سو رہے تھے۔ بیٹے نے باپ سے کہا! "اگر یہ لوگ بھی نماز پڑھتے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔"

باپ نے سن کر بیٹے سے کہا: کاش کہ تم بھی سو جاتے تو اچھا تھا ان لوگوں کی غیبت کرنے سے۔

حضرت حسن بصریؒ سے کسی نے کہا کہ: فلاں شخص نے آپ کی غیبت کی ہے یہ سن کر حضرت حسن بصریؒ نے ایک طباق تازہ کھجوریں اس کے لیے ارسال فرمائیں اور یہ کہلوایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے اپنی نیکیاں مجھے عنایت فرما دیں اس کے بدلے میں معمولی سا ہدیہ پیش خدمت ہے۔ پورا بدلہ تو دے نہیں سکتا معاف فرمائیں۔ (روضتہ الصالحین)

ایک مرتبہ ابراھیمؒ نے فرمایا "اے جھوٹے تو دنیا کے معاملے میں اپنے دوستوں کے ساتھ بخل کیا (یعنی ان کی ضرورتوں پر خرچ نہ کیا) اور آخرت کے معاملے میں اپنے دشمنوں کے ساتھ بڑی سخاوت کی (کہ ان کی غیبت کر کے اپنی نیکیاں تک ان کو دے ڈالیں) حالانکہ اس بخل کے لیے تیرے

پاس کوئی عذر نہیں اور اس سخاوت پر تیری تعریف نہیں کی جائیگی
(روضت الصالحین صہ ۹۶)

ایک مرتبہ ابراھیم بن ادھمؒ کچھ لوگوں کی دعوت کی، جب کھانے پر بیٹھے تو لوگوں نے کسی کا تذکرہ شروع کر دیا۔ حضرت ابراہیمؒ نے فرمایا، پہلے لوگ گوشت سے پہلے روٹی کھایا کرتے تھے اور اب لوگوں نے روٹی سے قبل گوشت کھانا شروع کر دیا۔ (یعنی غیبت کرنی شروع کردی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غیبت کو مسلمان کا گوشت کھانا قرار دیا ہے۔
(روضتہ الصالحین صہ ۹۵)

غیبت کی بدبو

ایک بزرگ سے کسی نے سوال کیا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں غیبت کی بو ظاہر ہوجاتی تھی، لیکن اب ظاہر نہیں ہوتی اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا آج غیبت اتنی زیادہ ہونے لگی کہ اس کی بدبو کا احساس جاتا رہا جیسا کہ بھنگی پاخانے کی بو کا اور دماغ (کھال کو پکانے والا) چمڑہ کی بو کا اتنا عادی ہوجاتا ہے کہ اسی جگہ بیٹھ کر بے تکلف کھاتا پیتا ہے جب کہ دوسرے کے لئے وہاں ایک منٹ ٹھرنا نہایت مشکل ہوتا ہے۔ یہی معاملہ آج غیبت کا ہے۔ (روضتہ الصالحین صہ ۹۵)

غیبت کے متعلق عام خیال

غیبت کے متعلق یہ عام خیال ہے کہ جب تک زبان سے کھلم کھلا شکایت نہ کی جائے غیبت نہیں ہوگی۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ بلکہ نقائص کا اظہار اور دوسروں

کے عیوب کا ذکر جہاں کہیں کبھی کیا جائے خواہ اشارے کنائے سے ہی کیوں نہ ہو غیبت ہے۔

اگر کوئی شخص کسی پستہ قامت شخص کو دیکھ کر اپنے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ وہ کوتاہ قامت ہے، گویا اس نے اس کی غیبت کی۔ اگر کسی نے طویل عورت کو دیکھ کر یہ کہدیا کہ وہ طویل دامن والی عورت ہے گویا اس نے غیبت کی۔ اسی طرح چال، طرز گفتگو یا آواز وغیرہ، کو ازراہ تمسخر نقل کرنا بھی غیبت میں داخل ہے۔ کسی کے حسب و نسب کا مذاق اڑانا اور استہزا کرنا بھی غیبت میں داخل ہے۔

اگر کسی کا جسمانی نقص مثلاً چندیا، اندھا، بھینگا، گنجا، ناٹا، لمبا، لنگڑا، وغیرہ کہنا، اسی طرح اخلاقی عیب بدمزاج، متکبر، بخیل، ریاکار، بزدل وغیرہ کہنا ان اوصاف کی وجہ سے بطور تمسخر و تحقیر اس کو ذلیل و رسوا کرنے کی سعی کرنا یہ تمام باتیں غیبت میں شمار کی جائیں گی۔

انداز غیبت بعض لوگ غیبت کے لئے ایسا انداز اختیار کرتے ہیں کہ لوگوں کی نگاہ میں ان کا تقوی بھی باقی رہے اور مذمت بھی ہو جائے۔ مثلاً جب کسی کا ذکر ہوتا ہے ایک ٹھنڈی آہ بھر کر دعا کرتے ہیں کہ اللہ اس سے اور اس کی برائی سے محفوظ رکھے۔ اور ان لوگوں میں نہ بنائے جو ایسے ہیں ویسے ہیں۔ اس قسم کی عیارانہ دعاؤں سے اس کا مقصد اپنی براءت کا اظہار اور شخص مذکور کی مذمت اور عیب جوئی ہوتی ہے۔ اس طرح اس کی عقیدت کا شیش محل

بھی باقی رہے اور مذمت بھی مقصود ہو۔ یہ غیبت کی وہ بدترین قسم ہے جو غیبت ہونے کے ساتھ ساتھ ریاکاری و خودستائی بھی ہے۔

بعض لوگ شکایت سے پہلے کسی کی خوبیوں کا اعتراف کرتے ہیں اور اس کو سراہتے ہیں، اس کے بعد اس کے خلاف شکایتوں کا دفتر کھول بیٹھتے ہیں۔ دبی زبان اور ہلکے پھلکے انداز میں وہ زہر فشانی کرتے ہیں کہ کھلا دشمن بھی ایسا کرنے سے شرمائے۔

حضرت امام غزالیؒ کہتے ہیں کہ تعریفی کلمات کے بعد اس طرح شکوہ کرنا غیبت کی ایک قسم ہے۔ ان کی گفتگو کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ پہلے مخاطب کو اپنی بات سننے پر آمادہ کرے اور بعد میں مخاطب کے ذہن میں اس کا بدکردار ہونا اچھی طرح بٹھا دیا جائے۔ کسی کی شکایت کو توجہ اور دلچسپی سے سننا اور اس پر حیرت و استعجاب کا اظہار کرنا اور مزید کھوج لگانا بھی غیبت ہی کی ایک شاخ ہے۔ اس لئے کہ اس سے غیبت کرنے والے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ اور شکووں کا سلسلہ لگاتار بڑھتا جاتا ہے

"فرمایا سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ "المستمع احد المغتابین" غیبت سننے والا غیبت کرنے والوں میں سے ایک ہے۔"

غیبت کی وجوہات

اکثر و بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ انسان اپنے دل میں سلگتی ہوئی غیبت کی آگ کو بجھانے کے لئے اور اپنے انتقامی جذبات کی تسکین کے لئے اپنے دشمنوں اور مخالفوں کی برائیاں بیان کرتے لگتا ہے۔ جس سے اس کے نفس کو راحت ملتی ہے۔

بسا اوقات اپنی برتری کو ظاہر کرنے اور دوسروں کو ذلیل و رسوا کرنے کے لئے بھی دوسروں کی غیبت کرتے ہیں۔
کبر و غرور کے نشہ میں بھی دوسروں کو جاہل، ناسمجھ اور نا اہل سمجھتے ہوئے لوگوں کی غیبت کی جاتی ہے۔
کبھی دوستوں کی موافقت اور ہم نشینوں کی تائید میں بھی غیبت کی جاتی ہے کبھی جذبۂ حسد بھی غیبت کا سبب بنتا ہے اور کبھی ہنسی مذاق میں بھی دوسروں کے عیوب ظاہر کئے جاتے ہیں۔ بعض اوقات محفل کو گرماتے اور لوگوں کو ہنسانے کے لئے یا وقت کو گذارنے کے لئے بھی کسی کی برائی بیان کی جاتی ہے۔ ان کے علاوہ اور دیگر کئی اسباب ہیں جو غیبت کی محرکا ہیں۔

غیبت کے جائز مواقع

حضرت علامہ ابو ذکریا محی الدین بن شرف الدین نودیؒ (م ۶۷۶ھ)۔ مسلم شریف کی شرح میں یوں نقل کرتے ہیں "شرعی اغراض و مقاصد کے لئے کسی کی غیبت کرنا جائز و مباح ہے۔ اگر اس کی نیت ایذا رسانی کی نہ ہو کیوں کہ ایذا رسانی کا قصد بھی گناہ کبیرہ ہے۔
اگر کوئی مشورہ طلب کرے کسی سے شادی بیاہ، امانت وغیرہ کے متعلق تو اس کا فرض ہے کہ اسے صحیح مشورہ دے اگرچہ کہ مشورہ دینے میں کسی کے عیب کو بیان کرنا ہی پڑے، کیوں کہ اظہار عیب سے اس کا مقصد مشورہ لینے والے کی خیر خواہی ہے نہ کہ اس شخص کی برائی۔
فاطمہ بنت قیس نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ معاویہ بن ابو سفیان اور ابو جہم مجھے نکاح کا پیغام دیتے

ہیں۔ آپؐ نے فرمایا! ابوجہم تو لاٹھی کندھے سے نہیں اتارتا یعنی عورتوں کو بہت زدوکوب کرتا ہے۔ اور معاویہ مفلس بے زر ہے" تو اسامہ بن زید سے نکاح کرلے۔ (صحیح مسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ دیتے وقت ابوجہم اور معاویہ کی عدم موجودگی میں مشورہ لینے والی کی خیرخواہی کے خیال سے ان کے ایسے اوصاف بیان کئے جن کا سننا ان کو اچھا نہ معلوم ہوتا۔

اگر قاضی، حاکم وغیرہ، کسی سے کسی گواہ کے متعلق دریافت کرے اور وہ اس کی کسی بات سے واقف ہو تو اس کو بیان کردینا چاہیئے، کیونکہ مقدمہ میں انصاف کا دارو مدار گواہوں کی گواہی پر منحصر ہے۔ اگر وہ سچ نہ بولے، اس کے عیب کو چھپائے تو فیصلہ مستحق کے خلاف بھی ہوسکتا ہے۔

اگر کوئی شخص علی الاعلان فسق و فجور کا ارتکاب کرتا ہے! مثلاً راشی، سود خوار، زانی وغیرہ ایسے لوگوں کی برائیاں لوگوں پر عیاں رہتی ہیں، ایسے لوگوں کی غیبت کرنا، غیبت نہیں۔

فرمایا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص چہرے کا نقاب اتار پھینکے اس کی برائی کا ذکر کرنا غیبت نہیں ہے۔

معصیت دور کرنے پر مدد حاصل کرنے کے لیئے مثلاً کسی کا لڑکا کسی غلط کام میں مبتلا ہے بار بار سمجھانے پر بھی باز نہیں آتا۔ اب اگر یقین ہو کہ اس کی شکایت اس کے والدین یا ذمہ دار سے کی جائے اور اس کو سمجھائیں گے یا سختی کریں گے تو اس حرکت سے باز آجائے گا تو شکایت جائز ہے۔ بشرطیکہ اصلاح اور بھلائی کا جذبہ کارفرما ہو۔

جس طرح زندہ کی برائی کرنا غیبت ہے ویسے ہی اپنے مرے ہوئے بھائی کی برائی، عیب، شکوہ و شکایت کرنا بھی غیبت ہے۔ لیکن وہ صورتیں ہوں جن میں عیوب کا بیان کرنا عیب میں داخل نہیں، یعنی جو شخص کہ گمراہی و بد دینی کی باتیں پھیلا کر رہا ہو تو اس سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا ضروری ہے تاکہ اس کی گمراہی کا شکار دوسرے بھائی نہ ہوسکیں اور اس سے محفوظ رہ سکیں یہ نہایت ضروری ہے۔

غیبت کے اقسام

حضرت فقیہ ابو اللیث نے فرمایا: غیبت کی چار قسمیں ہیں۔ اول کفر ہے: اس کی صورت یہ کہ ایک شخص غیبت کر رہا ہے، اس سے کہا گیا غیبت نہ کرو، کہنے لگا یہ غیبت نہیں ہے۔ میں سچا ہوں، پس اس شخص نے ایک حرام قطعی کو حلال بتایا اور یہ کفر ہے۔ عدم علم کی بنا پر کم و بیش مبتلا ہیں۔ اور یہ کس قدر ہلاکت خیز ہے کہ مسلمان کو دائرہ اسلام سے خارج کر کے کفر کے پھندے میں ڈال دیتی ہے۔

دوم نفاق ہے: اس کی صورت یہ کہ ایک شخص کسی کی برائی کرتا ہے اور اس کا نام نہیں لیتا، مگر جس کے سامنے برائی کر رہا ہے وہ اس کو جانتا ہے اور یہ اس کے سامنے غیبت کرتا ہے اور نام نہ بتا کر اپنے آپ کو پرہیزگار جبتا ہے اور اسے احساس تک نہیں ہوتا کہ ہم نفاق کا بیج بو رہے ہیں۔ اللہ ایسے اور ایسے کے شر سے پناہ دے۔

سوم معصیت: وہ یہ کہ کوئی شخص غیبت کو حرام جانتے ہوئے اس کا ارتکاب کرتا ہے۔ ایسا شخص توبہ کرے۔

پنجم مباح: وہ یہ کہ فاسق معلن یا بدمذہب کی برائی بیان کرنا ہے۔
بلکہ جب لوگوں کو اس کی شر سے بچانا مقصود ہو تو ثواب ملنے کی امید ہے۔
(ردالمختار)

محاسبہ

اگر ہم اپنے آپ کا محاسبہ کریں کہ کہاں تک اپنا دامن کس
فعل قبیح سے پاک وصاف ہے اور کس قدر داغ آلود ہے۔ جناب والا!
آلودگی کا تو یہ عالم ہے کہ اگر غیبت نہ کریں تو شاید پیٹ کا دانہ ہضم ہی نہ
ہو.... مسلمانو! کتنے افسوس اور ندامت کا مقام ہے کہ زانی اپنے آپ
کو ننگ وعار محسوس کرتے ہوئے راہ عام سے بچ کر نکلتا ہے۔ لیکن غیبت
جو اس سے بدرجہا بدتر ہے اس کے ارتکاب کے وقت بے حیائی اور
بے غیرتی کا احساس تک نہیں ہوتا۔ عبادت گاہ و رہائش گاہ کی تمیز بھی
نہیں ہوتی۔ جہاں موقع ہاتھ آیا وہیں اس کا بازار گرم کر دیتے ہیں۔ افسوس
صد افسوس! آج مسلمان اپنے آپ کو کس گھاٹ پر پہنچا دیا ہے۔ اور اپنے
ب حقیقی اور فرمودات نبوی ؐ کو کس درجہ بھلا بیٹھا ہے۔ اس پرآشوب
ر میں ضرورت ہے کہ اولیاء وصلحاء کی طرح زندگی کو اپنائیں اور
ی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنی مشعلِ راہ بنائیں۔

غیبت کی اصلاح

بلاشبہ غرض اصلاح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے۔ (یعنی نیکی کا حکم کرنا
اور برائیوں سے روکنا) جو آخرت میں اجر وثواب اور استحقاق جنت کا
باعث ہے اور جہنم سے نجات کا ذریعہ ہے۔

اصلاح کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اپنے بھائی کے عیوب ونقائص کو

اس کے سامنے خیر خواہانہ طریقے پر بیان کرے تاکہ اس کو اس سے رنج والم نہ ہو اور یقیناً ایک صاحب ایمان کو اس سے بیزاری بھی نہیں ہونی چاہیئے۔ ہاں اگر اس کی غیر موجودگی میں برائی کرے اور اس کا قصد یہ ہو کہ اس کی وجہ سے وہ سماج و سوسائٹی کی نگاہ میں حقیر بن جائے اور ماحول میں اسے شرمندگی ہو تو یہ ہرگز روانہ ہوگا۔ بلکہ ایسا شخص شرعی نقطۂ نظر سے مرتکب کبیرہ گناہ گردانا جائے گا۔ مگر ایسا شخص جو کہ علانیہ گناہ سے باز نہیں آتا اس کو سماج میں اور بھری محفل میں شرمندہ کرنا بے جا نہیں۔

اس سے یہ مسئلہ بھی واضح ہوگیا کہ کسی کے ظلم کی شکایت حاکم و جج کے پاس کرنا بھی غیبت نہیں۔ ایسے ہی استاد سے شاگرد کی شکایت، آقا سے غلام کی، صاحب خانہ سے مزدور کی شکایت بدی و غیبت نہیں، کیوں کہ اس قسم کی شکایت کا مطلب عداوت ہرگز نہیں بلکہ اصلاح ہی مقصود ہوتا ہے۔ اس پر فقہاء اکرام نے اجر و ثواب کی امید دلائی ہے۔

غیبت سے اصلاح کے لئے سب سے بیشتر یہ ضروری ہے کہ غیبت کے اسباب پر نظر ڈالے اور اسے دور کرنے کی کوشش کرے۔ کیوں کہ کسی بھی بیماری کے سد باب کے لیۓ اس کے اسباب کو جان کر خاتمہ کرنا لازمی ہے۔ اگر غصّے کی وجہ سے غیبت ہوئی ہو تو پہلے اس کو دور کرے، حسد کی وجہ سے ہو تو اس کو ختم کرے۔ بہر حال جو غیبت کا حقیقی سبب ہے۔ جان کر اس سے رُک جانے کی اور ختم کرنے کی کوشش کرے۔

ایک حکیم کا مقولہ

اے انسان اگر تو تین کام نہ کر سکے تو تین ضرور کر۔

۱. اگر کسی کے ساتھ بھلائی نہ کر سکے تو برائی سے رک جا۔
۲. اگر لوگوں کو نفع نہ پہنچا سکے تو ان کو اپنے شر سے محفوظ رکھ۔
۳. اگر روزہ نہ رکھ سکے تو لوگوں کا گوشت بھی نہ کھا:
(یعنی غیبت نہ کر) (روضۃ الصالحین صـ ۹۶)

غیبت کا کفارہ

ذرا غور فرمائیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرتکبین غیبت کے لئے کیا ہی انمول طریقہ بیان فرمایا ہے۔

حضرت انس رضؓ سے مروی ہے: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ تم نے جس کی غیبت کی ہے اس کے لئے مغفرت کی دعا کرو"
تم کہو "اللھم لنا ولہٗ" اے اللہ میری اور میرے ساتھی کی مغفرت فرما۔ (مشکوٰۃ)

حضرت مجاہدؒ سے منقول ہے کہ جس کی غیبت کی گئی ہے اس کے بدلے اس کی تعریف کی جائے اور دعا خیر کرے۔

ذرا دیکھو! کہ نبی ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے کیا ہی بہتر طریقہ مغفرت کا بتلایا ہے۔ کاش کہ مسلمان آج ہی اپنے آقائے کریم کے اسوۂ حسنہ کو اپنا کر اپنے گناہوں پر نادم ہو کر تواب رحیم کے بارگاہ میں تائب ہو کر ایک اور نیک بن جائے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو بدی و غیبت سے اپنی پناہ میں رکھے۔ اور تمام مسلمانانِ عالم کو توبۂ خالص کی توفیق مرحمت فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلاۃ والتسلیم:

اسی مصنف کی دیگر تصانیف

نشان سلسلہ	نام کتاب	قیمت
۱	نایاب جواہر	RS 20-00
۲	چند باتیں	〃 12-00
۳	مشعلِ راہ	〃 08-00
۴	نوری چہل احادیث	〃 01-50
۵	روشنی کے مینار	〃 08-00
۶	توشۂ آخرت	〃 08-00
۷	درِ بے بہا	〃 08-00
۸	شعاعِ نور	08-00
9	لمعاتِ ایمانی	08-00
۱۰	مختصر تاریخ عالم اسلام	10-00

۱۱.	انسانیت کے چراغ	RS 06-00
۱۲.	فردوس نظر	〃 06-00
۱۳.	پہلی منزل	〃 05-00
۱۴.	حفیظ القواعد	〃 15-00

تلگو ایڈیشن

۱۵.	کانتی کرانمو	〃 12-00
۱۶.	کفن و دفن کی ترکیب	〃 02-50
۱۷.	آسان نماز	〃 05-00
۱۸.	کانتی سکھرالو	〃 08-00
۱۹.	مانا واتا دیپمو	〃 08-00

ملنے کا پتہ : ناظم بک ڈپو کچہری متہ
10-49-64
کاولی : 524201 ضلع نیلور (اے پی)

دائرہ پریس